میرے بے خبر (سیزن 2)

زہرہ قاسم آغا

"رات گیارہ بجے کے قریب وہ گھر میں داخل ہوا تھا

جاب کے بعد وہ اکثر سمندر یا دوستوں کی طرف نکل جاتا

پچھلے تین سالوں سے شباہت کی یہی روٹین تھی

وہ موبائل چیک کرتا ہوا روم میں داخل ہوا

نیہا کی کئ مس کالز موجود تھیں

اسوقت وہ صرف سونا چاہتا تھا اگر ابھی کال بیک کرتا تو وہ اسکے کئ گھنٹے ضائع کردیتی--

وہ بہت زیادہ سوشل تھی جبکہ اسکا دل اب بمشکل ہی کہیں لگتا تھا

وہ اپنی فرینڈ کی سالگرہ میں موجود تھی جس میں شباہت کو بھی انوائٹ کیا گیا تھا مگر اس نے عین وقت پر معذرت کرلی

نیہا شام سے اس سے ناراض تھی اب اسکی کالز کا مطلب تھا کہ وہ واپس آچکی تھی اور اسے باتیں سنانے کو تیار بیٹھی تھی

وہ بے زاری سے فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ پر چت لیٹ گیا

جب سے آئرہ یہ سرزمین اور اسکے دل کی سرزمین خالی کرگئی تھی وہ بہت خاموش رہنے لگا تھا

صبح جاب ، شام کہیں تنہائی میں اور رات گھر ---

کوئی چوتھی چیز مصروفیت ، شغل اسکی زندگی میں نہیں رہا تھا

نیہا یونیورسٹی کے آخری سال میں تھی جبکہ وہ سوفٹ وئیر

ہاؤس میں سافٹ وئیر انجینئر کی جاب کررھا تھا

وہ اکثر آئرہ والے گھر جاتا کچھ گھنٹے وہاں گزارتا

اسکا ایک حصہ جدا ہوگیا تھا ---

آنکھیں بند کرنے سے پہلے آخری خیال ہمیشہ آئرہ کا آتا تھا

"شاموں میں بہتریں ہے تری گفتگو کی شام

صبحوں میں معتبر تری صبحوں کا ذکر ہے

تو آخری خیال ہے سونے سے پیشتر

اور جاگنے کے بعد مری پہلی فکر ہے"

اور پھر وہ نیند کی وادی میں اتر گیا۔

****

"وہ اسکے سینے سے لگی سسک رہی تھی --

اسکے ہاتھ بندھے تھے ورنہ وہ اسے بازؤوں میں سمیٹ لیتا --

اس نے کوشش کرکے ہاتھ چھڑانے چاہے مگر رسی مضبوط تھی

وہ یونہی اسکے سینے سے لگی رو رہی تھی

شباہت کو ڈر لگ رہا تھا -- کہیں ایسا نہ ہو وہ اٹھ کر چل

دے -- پھر سے اس سے دور ہوجائے

اس نے پوری قوت لگا اپنے بندھے ہاتھ چھڑانے چاہے --

آئرہ اسے نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی وہ بھی اسے ترسی ہوئی

نگاہوں سے دیکھنے لگا کہیں وہ پھر اسے چھوڑ گئی تو؟

اسے سینے میں درد سا محسوس ہوا --- وہ اک بار پھر طاقت لگا

کر ہاتھوں کو آزاد کروانے کی کوشش کررہا تھا

وہ اٹھ کر جانے لگی ---

وہ چیخنا چاہتا تھا مگر آواز پھنس رہی تھی

وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی وہ پوری جان مار رہا تھا

خود کو آزاد کروانے کی

وہ نگاہوں سے اوجھل ہورہی تھی

****

"ہاں ندیم ہی تو لایا ہے اسے --- عاصمہ کی طرف رکی ہے

مگر اسکے سسرال والے بھی کب تک رہنے دینگے ؟

"آپ جا کے اسے ادھر لے آئیں ، وہ پہلے بھی ہمارے گھر کا حصہ تھی اب بھی رہے گی

کچھ آوازیں اسکے ذہن کے پردے کو کھٹکھٹا رہی تھی

وہ رسی سے خود کو آزاد کروا چکا تھا

مگر وہ جاچکی تھی

شباہت۔۔

شباہت اٹھو بیٹا۔۔۔

مہناز نے اسکا کندھا ہلایا تو وہ جھٹکا کھا کر نیند سے اٹھا

ماں کی شکل پر پریشانی تھی

"بیٹا جلدی اُٹھو۔۔۔

کیا ہوا امی ؟ وہ انہیں روتا دیکھ کر حیران ہوا
خواب اسکے ذہن سے نکل گیا تھا وہ پچھلے تین سالوں سے
ایسے ہی خواب دیکھ رہا تھا

"عاصمہ خالہ کی طرف جانا ہے ۔۔
آئرہ پاکستان واپس آگئی ہے"۔۔

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولیں

کیا ؟؟ اسے اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا

وہ خوش زیادہ تھا شاکڈ کم ---

اسے یقین تھا کبھی نہ کبھی وہ آ ہی جائے گی

ہاں --- وہ ہمیشہ کے لیے آگئی ہے

ذلفی نے اسے طلاق دے دی ہے

انہوں نے دھماکہ کیا

شباہت اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا

****

"صبح آٹھ بجے وہ ماں کو لے کر عاصمہ خالہ (آئرہ کی بڑی بہن) طرف نکلا ہوا تھا جو حیدرآباد میں رہتیں تھیں

دو گھنٹے بعد وہ پہنچے تھے

ان کے گھر پہنچے پہنچتے آدھا گھنٹہ لگا

شباہت کا بس نہیں چل رہا تھا وہ خود کو اور گاڑی کو پر لگا لے اور سیکنڈوں میں آئرہ اور مجتبیٰ کو لے کر کراچی پہنچ جائے

"وہ لوگ برآمدے میں موجود تھے

عاصمہ ، مہناز سے ملنے کے بعد ناشتے کی تیاری میں لگی تھیں

جب وہ کمرے سے مجتبیٰ کا ہاتھ پکڑے برآمد ہوئی

مجتبیٰ آئرہ کا ہاتھ چھڑا کر بھاگ کے شباہت کے گلے لگا

شباہت نے اسے بھینچ لیا

وہ مہناز کے گلے سے لگی سسک رہی تھی

بس کرو آئرہ -- بس پریشانی کے دن ختم ہوجائیں گے اپنوں کے پاس ہو اب

مہناز اسے تسلیاں دے رہیں تھیں

وہ ان سے الگ ہورہی تھی جب یک دم نظر شباہت سے ملی -- وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا

دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا

دونوں نے یک دم اک دوسرے سے نظر چرائی---

جیسے کوئی قیمتی شئے چھپاتے چھپاتے اچانک سب کی نظروں کے سامنے گر جائے --

وہ اپنی جگہ سنبھل کر بیٹھ گیا--

آجائیں سب ناشتہ کرلیں -- میری ساس اٹھ گئیں ہیں آپا مل لیں آپ--

وہ عاصمہ کی معیت میں اندر چلی گئیں اب صرف وہ مجتبیٰ اور شباہت رہ گئے تھے

"کیسی ہیں آپ" ؟

اس نے ہمت کرکے پوچھا

آؤ مجتبیٰ -- ناشتہ کریں

وہ اسے یکسر نظرانداز کرگئ

شباہت کا دل کٹ کے رہ گیا -- مگر وہ ضبط سے بیٹھا رہا

اسکی حالت کے پیشِ نظر وہ اسے رعایت دے گیا ورنہ اسکا

خون کھول رہا تھا

مجتبیٰ بہت کمزور اور ڈرا ڈرا سا محسوس ہوا تھا خود آئرہ مزید کمزور

، زرد سی ہوچکی تھی

اسکا بس نہیں چل رہا تھا ذلفی کا قتل کردے مگر اسے آئرہ پر

زیادہ غصہ آرہا تھا

****

"عاصمہ کی خواہش تھی کہ وہ لوگ ایک رات قیام کریں مگر
شباہت نے صاف انکار کردیا
وہ سہ پہر کے بعد گاڑی تیار کرچکا تھا انہیں رات سے پہلے
پہلے کراچی جانا تھا
آئرہ کے پاس زیادہ سامان نہیں تھا۔۔
نومبر کی شروعات تھی ۔۔ شام پھیل چکی تھی وہ عصر پڑھ
کے کراچی کے لیے عازمِ سفر ہوئے

مجتبیٰ اسکے ساتھ آگے تھا جبکہ مہناز اور آئرہ پیچھے--

اس نے بیک مرر سیٹ کرکے آئرہ پر مرکوز کیا

"وہ لاکھ ستمگار سہی حضرتِ شیدا

اب پیار کیا ہے تو اسے پیار کریں گے"

اسکے لب آئرہ کے تغافل پر خود بخود مسکرا دیے

وہ واپس آچکی تھی شباہت کو یک گونہ سکون حاصل ہوگیا تھا

تین سال بعد اسکا دل ، روح ، شکل ایک ساتھ خوش تھے

وہ مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ کررہا تھا

مہناز ، آئرہ سے گھپ چپ ساری تفصیلات لے رہیں تھیں

وہ گاہے گاہے شباہت کو دیکھ رہی تھی---

اسکی صحت پہلے سے کم لگ رہی تھی مگر شکل پر واضح خوشی تھی جو آئرہ سے چھپی نہ رہ سکی

وہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی جب شباہت نے بھی نظریں مرر پر جمائیں

"مجھے تو نے رشکِ قمر مار ڈالا

ملا کر نظر سے نظر مار ڈالا"

وہ بے ساختہ مسکرا دیا

"کوئی ظالم بھی ہو معصوم بھی تو عجیب سچویشن ہوجاتی ہے"

آئرہ اسی مقام پر تھی اسکے لیے

****

مہناز آپا کے گھر اسے کبھی غیریت محسوس ہوئی ہی نہیں تھی

اشفاق صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا اسے دلاسہ دیا

وہ آئرہ کو بیٹیوں کی طرح ہی چاہتے تھے

"اب گھر آگئی ہو ، آرام کرو -- سکون کرو بیٹا

انکے الفاظ نہیں تھے وہ جانتی تھی یہ اسی کا گھر ہے وہ آرام سے یہاں رہ سکتی ہے مگر اک بار پھر نظریں شباہت کی طرف گئیں جو ڈھیلا ہو کر صوفے پر لیٹ گیا تھا

کھانا منگوا لیں ابو ، ڈائلاگ سے انکا پیٹ نہیں بھرے گا

وہ پرانی جون میں تھا

اسکی بات پر وہ اپنی مسکراہٹ نہیں روک سکی

ماحول ہلکا پھلکا ہوگیا تھا اور وہ یہی چاہتا تھا کہ آئرہ غم زدہ نہ رہے--

"اپنے حصے کی خوشی آمیں لٹا دوں تجھ پر
تیرا اترا ہوا چہرہ نہیں دیکھا جاتا "

وہ اسے نگاہوں میں جذب کررہا تھا جو مہناز کے ساتھ بیٹھی اسکی نرم گرم نظروں سے پزل ہورھی تھی

****

"ہیں ؟

مگر کیوں؟

مہناز اور اشفاق اسکی بات سن کر حیران تھے

کیونکہ وہی انکا اپنا گھر ہے -- وہاں وہ اسی طرح اعتماد سے رہیں گی جیسے پہلے رہتیں تھیں

شباہت اپنا فیصلہ سنا رہا تھا

لیکن پہلے تو شوہر کا نام ساتھ تھا وہ ماہانہ خرچہ دیتا تھا بیٹا

اب کیسے رہے گی وہ ؟

وہ آئرہ کو واپس پرانے گھر میں رکھنا چاہتا تھا

اسے ہر صورت مجتبیٰ کو پہلے جیسا خوش ، پراعتماد بنانا تھا

سب پہلے جیسا ہی ہوگا امی -- میں وہاں جاتا رہوں گا اور خرچہ

ابو اور میں انہیں دیں گے

مگر وہاں وہ مصروف رہیں گی یہاں سب کچھ آپ اور عالیہ

دیکھتے ہیں وہ اس گھر میں کیا کرلیں گی ؟ مجتبیٰ کا اسکول اور

ٹیوشن بھی اس علاقے سے نزدیک ہے

تم نے آئرہ سے پوچھا ؟ وہ نیم رضامند ہوئیں

میں اب ان سے کچھ پوچھوں گا نہیں ، صرف بتاؤں گا بہت کرلی انہوں نے اپنی نتیجہ بھی دیکھ لیا بس

وہ اپنی ہی کرے گا یہ طے تھا اب

****

"اگلے دن وہ خاموشی سے اسکے ساتھ اپنے پرانے گھر واپس

جارہی تھی

شباہت جانتا تھا یہ خاموشی طوفان سے پہلے کی ہے -- وہ خود

کو ذہنی طور پر تیار کرچکا تھا

وہ اسکی سب کڑوی کسیلی سن لے گا مگر کرے گا اپنی

اس بار وہ بھی ڈٹ گیا تھا

"گھر آتے ہی مجتبیٰ بھاگ کے اندر گیا وہ خوشی سے ہر

کمرے میں بھاگتا پھر رہا تھا

شباہت مسکراتا ھوا اسے دیکھ رہا تھا مگر آئرہ چہرے پر سختی لیے کھڑی رہی

ادھر آجائیں ۔۔۔ اس نے آئرہ کو صوفے سے چادر ہٹا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا

کیوں لائے ہو ادھر ؟ وہ کھڑے کھڑے بولی

بیٹھ تو جائیں ۔۔۔ وہ ضبط کرگیا

تمھیں کیا لگ رھا ہے ؟ مجھے سمجھ نہیں آرہا ؟ وہ تڑخ کر بولی

کیا سمجھ آرہا آپکو ؟ مجھے بھی سمجھادیں ذرا--

وہ کڑے تیور لیے پوچھ رہا تھا

تمھیں لگ رہا ہے اب یہ اکیلی ہیں تو ان پہ بس چلا لوں گا

وہ چیخی

بس ---

اسکا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا

وہ فق چہرے سے اسکا ہاتھ اٹھا دیکھ رہی تھی

مزید کوئی رکیک الزام مت لگائیے گا مجھ پر

کیا سمجھتی ہیں آپ ؟ ہوس ہے مجھے ؟ کمی ہے لڑکیوں کی ؟

کب کا نوچ کھا جاتا آپکو اتنی راتیں ادھر گزریں ہیں میری--

وہ ہونق چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی سارے الفاظ اسکے منہ

میں رہ گئے تھے

صرف اپنا سوچتی ہیں آپ -- بہت خودغرض ہیں

اس کا گلا رندھ گیا

جس نے کبھی قدر نہیں کی اسکو نہ چھوڑا آپ نے -- مجھے چھوڑ گئیں؟

خیر...

وہ آنکھوں کی نمی اس سے چھپا گیا

مجھے مجتبیٰ کو ٹھیک کرنا ہے واپس زندگی کی طرف لانا ہے آپکو یقین دلانے کی ضرورت نہیں مجھے کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ھوں

وہ اعتماد سے اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا

مگر یہ گھر تمھارا ہے اب---

وہ شکستہ لہجے میں بولی

"ہر وقت یہاں پڑا رہتا تھا جب یہ گھر آپکا تھا --

آپ نے مزید کتنی غیریت دکھانی ہے آئرہ ؟

وہ دانت پیس کر بولا

میں کرایہ دوں گی تمھیں ---

وہ اٹک کر بولی

اچھا؟؟؟

کیا دے سکتی ہیں آپ ؟

وہ عین اسکے سامنے آیا --

ہاتھ پیچھے باندھے وہ دلچسپی سے اسکی گھبراہٹ ملاحظہ کررہا تھا

جذبات بدل گئے تھے تو دیکھنے کا انداز بھی بدل گیا تھا

وہ بچی نہیں تھی جو اسکی نظروں کا تقاضہ نہ سمجھتی---

"تم یہاں نہیں رہو گے اب"

وہ تھوڑا سخت ہوئی

"آپ کہہ دیں گی تو قدم بھی نہیں رکھوں گا اور؟

وہ تابعداری سے سر جھکا گیا

جب بلاؤں تب آجانا ---

اسکے انداز میں پسپائی تھی

"جلدی بلا لیے گا پلیز"

وہ بے ساختہ مسکرایا

"نفرت ہے تم سے مجھے"--

اسکی آواز بھرا گئی---

"کچھ نہیں تو عداوت ہی سہی"

وہ پھر مسکرا دیا

تھوڑی دیر میں آتا ہوں -- وہ یونہی سر جھکائے اسکے آگے سے نکل گیا

مجتبیٰ شباہت کے پیچھے لپکا تو وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر گیٹ کراس گیا

"وہی پرانا انداز -- وہی پرانا گھر--

مگر شباہت سے رشتہ نیا نیا سا محسوس ہوا

وہ سر جھکا کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

****

"اس نے دو دن پہلے نیہا کو میسج کردیا تھا کہ وہ کچھ مصروف

رہے گا فری ہوکر تفصیلات بتائے گا

آئرہ نے کہا تھا تو وہ نبھا رہا تھا مگر---

"پھرتا ہوں دل میں تیری جگہ رکھ کے آج بھی
مخلص نہیں ہوں آج بھی میں زندگی کے ساتھ"

****

اسکے آنے تک وہ تمام صوفوں اور بیڈ پر سے چادریں ہٹا چکی تھی
وہ جاتے وقت فرنیچر سیل کر کے نہیں گئی تھی
برتن ، ضرورت مندوں کو دے گئی تھی

اب نئے سرے سے گھر بنانا تھا

اور وہ جانتی تھی کہ شباہت کے بغیر یہ ممکن نہیں

کتنی ہی باتیں ابھی مہناز سے کرنی تھیں --

وہ تھک کر آنکھیں موند کر لیٹی تھی جب وہ کھانا لیے اندر

داخل ہوا

اتنا خرچہ کیوں کیا ؟ وہ غصہ ہوئی

اتنا مال کھایا ہے آپکا ، تھوڑا لگانے دیں اب

وہ اسکا غصہ نظر انداز کرگیا

برگر ، پزا -- کچھ ڈسپوزیبل برتن تھے--

کھانا کھا کے سوجائیں گے کل دیکھتے ہیں سامان کا سب۔۔

وہ طائرانہ سی نظر گھر پر ڈال کر بولا

میں خود کرلوں گی سب۔۔۔

وہ آئرہ کے ایسا کہنے پر نظریں اس پر جمالئے بہت کچھ جتا گیا

وہ چپ ہوگئی

نا نا کرتے بھی سب کچھ شباہت نے ہی کرنا تھا وہ ہتھیار ڈال گئی

****

"اگلے دن مجتبیٰ کو مہناز کے پاس چھوڑ کر وہ اسے گاڑی میں لیے مختلف مارکیٹوں میں گھوم رہا تھا
کہیں سے برتن -- کہیں سے بستر
کراکری --
وہ سب بھول بھال کر پہلے کی طرح اسکے ساتھ ہر دکان پر جاکر بھاؤتاؤ کرکے خریداری کرنے میں مصروف تھی

تقریباً چار ، پانچ گھنٹے بعد وہ واپس گھر جارہے تھے -- ضرورت کی ہر چیز وہ لے چکی تھی

اگلا مرحلہ مجتبیٰ کے اسکول ایڈمیشن اور ٹیوشن کا تھا

"میں سوچ رہی ہوں کہیں جاب کرلوں

وہ اتنی آواز میں بولی کہ شباہت سن لے

میں یہ گاڑی کہیں دے ماروں گا آئرہ اب ---

وہ بھنا گیا

تم آفس کیوں نہیں جارہے ؟

وہ جواباً چیخی

"آفتِ روزگار جب تم ہو

شکوہِ روزگار کون کرے"

وہ اسے دیکھ کر رہ گیا

چلا جاؤں گا اک بار آپکو سیٹ کردوں--

کچھ بھی پہلے جیسا نہیں ہوگا اب

وہ دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا کر رو پڑی

کب سے وہ خود پہ ضبط کیے بیٹھی تھی اپنی بے چارگی اور کم مائیگی کا احساس اسے کھائے جارہا تھا

پہلے اسکے نام کے ساتھ شوہر کا نام تھا ، گھر اپنا تھا --- پہلے والی پراعتماد آئرہ کہاں رہی تھی وہ

"میں سب ٹھیک کردوں گا---

وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا

تم نے ہی تو سب بگاڑا ہے--

وہ شکوہ کرگئی

وہ بے ساختہ مسکرا دیا

کم از کم وہ اب اسکے جذبات سے باخبر تھی عجیب سا سرور

شباہت کے اندر سرایت کرگیا

"تمھارے نام کا طعنہ تک مارچکے تھے ذلفی۔۔

وہ مزید بولی

"چلو کوئی تو ڈھنگ کی بات انکے منہ سے بھی نکلی"

وہ موڑ کاٹتے ہوئے مسکرایا۔۔

آئرہ تپ گئی

باقی کا سفر خاموشی سے گزرا۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو مہناز، مجتبیٰ اور اپنی بیٹی کو لیے انکی منتظر تھیں

شکر ہے آپا، آپ آگئیں۔۔

آئرہ انہیں دیکھ کر خوش ہوئی

ارے مجھے تو آنا ہی تھا یہ اتنا کام تم دونوں کے بس کا نہیں

میں کھانا بھی ساتھ ہی لے آئی روز باہر کا کھانے سے

طبیعت بھی خراب ہوگی

وہ محبت سے اسے دیکھ رہیں تھیں

میں تو یہ سوچتی ہوں کہ آپ لوگ نہ ہوتے تو میں کیسے زندہ

رہتی ؟

اسکی آواز رندھ گئی ---

شباہت کو اسکے رونے سے تکلیف ہوئی

"اچھا بس کریں آپ ، بھوک لگی ہے مجھے

مالک مکان کی کوئی عزت ہی نہیں -- صبح سے خوار کیا ہوا

ہے

وہ مصنوعی غصہ ہوا

ارے میں چائے لاتی ہوں

وہ اسی پرآنے انداز میں کچن کی طرف بڑھی

تو شباہت اور مہناز مسکرا دیے

****

"مہناز کہ ساتھ مل کر کچن آئرہ نے جمایا

شباہت نے رومز اور ڈرائنگ روم سیٹ کیا

گھر کی صفائی وہ صبح ماسی سے کروا چکے تھے

چار گھنٹے میں گھر اسی پرانی حالت میں تھا

وہ سب تھک کر کھانا کھانے بیٹھے تھے

آپا اسے کہیں یہ کل سے جاب پر جائے ---

میں اب ٹھیک ھوں

وہ اسکی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی

"لو میں تو تمہیں کہنے والی تھی کہ اسکو بولو اب کام دھندے سے لگے

تمھارے آنے کی خوشی میں سب کچھ ہی بھول گیا ہے

وہ اپنی دانست میں کہہ رہی تھیں

شباہت نے آئرہ کو جتاتی ہوئی نظروں سے دیکھا جو خجل ہورہی تھی

"کل اسکول جاؤں گی مجتبیٰ کا دوبارہ ایڈمیشن کروانے۔۔

آپ رک جائیں آپ سے بہت باتیں کرنی ہیں

وہ مہناز کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔۔

میں کل شام آجاؤں گی تم دن کے کام نمٹا لو۔۔
یہیں ٹھہر جاؤں گی

ہاں امی۔۔
کیونکہ میرا کام ختم ۔۔ میں اب یہاں نہیں آؤں گا
وہ سرد لہجے میں بولا

آئرہ کا دل اداس ھوگیا ۔۔۔ وہ کتنی تکلیف میں تھا

مگر وہ اس چیز کا ازالہ نہیں کرسکتی تھی

وہ محبتوں کا جہان لیے اسکے آگے کھڑا تھا مگر وہ دیوار بنی ہوئی تھی

****

"وہ گھر آکر بھی چین سے سو نہیں سکا

بس نہیں چل رہا تھا اڑ کر آئرہ کے پاس جائے اسکی گود میں سر رکھے خوب روئے ۔۔۔ اس سے اسی کی شکایتیں کرے

"باہر نہ آسکا میں ترے سحر سے کبھی

رد عمل میں جان لگانے کے باوجود"

وہ کروٹ لے کر لیٹا --- جب موبائل پر نیہا کی کال آئی

ہیلو --- اس نے مصنوعی خوش مزاجی دکھائی

کیا میں پوچھ سکتی ہوں آپ کہاں ہیں تین دن سے ؟ کون سی مصروفیت نے جکڑا ہوا ہے؟

وہ شدید غصے میں تھی

بالکل پوچھ سکتی ہو، بیوی ہو حق ہے تمھارا ---

میں آئرہ کے ساتھ تھا---

ہیں ؟ وہ حیران ہوئی

جی -- وہ واپس آگئیں ہیں

بہت کرائسز سے گزر کر --

تو ؟ وہ کچھ عجیب ہوئی

تو یہ کہ انہیں ہماری ضرورت ہے -- انکے ساتھ گھر سیٹ کروا رہے تھے انہیں وقت دے رہے تھے

وہ اسکے انداز پر ضبط سے جواب دے رہا تھا

تو ؟

کیا تو تو ؟ تمہیں پتہ ہیں نا انکے بارے میں ؟

وہ بالآخر اپنی پر آگیا

اچھی طرح پتہ ہے انکا -- ہر وقت کی مظلوم--

وہ نخوت سے بولی

عزت سے بات کرو۔۔۔

اسے افسوس ہوا نیہا کی سوچ پر۔۔

وہ نکاح سے پہلے اسے آئرہ کے بارے میں کافی کچھ بتاچکا تھا

میرا شوہر مجھے ٹائم دینے کے بجائے اپنی سوکالڈ خالہ کے

ساتھ لگا ہوا ہے اور میں تمیز کروں ؟ واہ

وہ حددرجہ بدتمیزی سے بولی

نہیں ہے میرے پاس ٹائم ، جاؤ

پڑھائی کرو ، ایگزامز ہیں سر پر --

تمہارے پاس بہت لوگ ہیں انکے پاس صرف میں اور امی

ہیں

آپ کافی ہیں انکے لیے ، آنٹی کا سہارا مت لیں

انجوائے ود یور آئرہ --

وہ برہمی سے بول کر کال کٹ کرچکی تھی

اس نے فون سائیڈ پر پٹخا --

اسکا بھی الگ ہی حساب چلتا ہے

وہ بدمزہ ہوکر سونے کی کوشش کرنے لگا

****

"اس نے آفس سے آئرہ کو خیریت کا میسج کیا

"مجتبیٰ کو ناشتہ کروا رہی ہوں

بعد میں کرتی ہوں میسج--

وہ اسکا ریپلائی پڑھ کر مسکرا کر کام میں مصروف ہوگیا

****

"مجتبیٰ کا پھر سے پرانے اسکول میں ایڈمیشن کروانے کے بعد وہ اب اسے رکشے میں لیے گھر واپس آرہی تھی

دوپہر کو دال چاول بنانے کا ارادہ تھا

تین سال ضائع ہونے کے بعد اب مجتبیٰ کو اک کلاس پیچھے لیا گیا تھا

وہ اب گیارہ سال کا تھا اسے فائیو کلاس میں ایڈمیشن ملا تھا

ٹیوشن والی سے اس نے رات ہی بات کرلی تھی

اس سب میں وہ شباہت کا میسج فراموش کرگئی تھی

"سہ پہر کے بعد مجتبیٰ ٹیوشن گیا تو اس نے موبائل اٹھایا

"ہاں اب بولو"--

اس نے شباہت کے نمبر پر میسج کیا

"ماشاءاللہ ، مجتبیٰ اتنا کھانے لگ گیا ہے

وہ اسکے صبح کے میسج کا جواب شام میں دے رہی تھی

اسکا تپنا اسکا طنز سمجھ گئی

سوری ، بھول ہی گئی تھی کاموں میں---

وہ شرمندہ ہوئی

"آپا کو بولو آجائیں ، تم بھی آجاؤ

اوپر چھت کا کام ہے

اگر سہولت ہے تو آجاؤ --

وہ جھجک کر بولی---

"تم مری آخری سہولت ہو"

اس نے آئرہ کو لکھ کر بھیجا

آرہے ہو ؟

ہاں---

وہ مسکرا کر موبائل سینے پر رکھے کچھ سوچ رہا تھا

****

"رات میں وہ مہناز کو لے کر آئزہ کے گھر موجود تھا

کھانے سے فارغ ہوکر وہ سب ڈرائنگ روم میں نیچے کارپٹ پر

پاؤں پسارے بیٹھے تھے

مجتبیٰ ہوم ورک میں مصروف تھا

وہ مٹر کی ٹرے لیے بیٹھی تھی

شباہت نے اسکے آگے سے آدھے مٹر اپنی طرف کرلیے

وہ ہمیشہ اسکے ساتھ کام کروایا کرتا تھا

مہناز کے لیے یہ انداز نیا نہیں تھا

وہ دونوں مٹر چھیل رہے تھے اور آئرہ ساری روداد شروع کرچکی تھی

"محنت تو یہاں بھی کرتی تھی آپا، کام کبھی مشکل نہیں رہے مگر ذلفی کا یہ روپ پہلی بار دیکھا
وہ سارا وقت مجھے اور مجتبیٰ کو اس ڈربے میں چھوڑ کر جانے کہاں غائب رہتے
کئی بار مجتبیٰ اور مجھ پر ہاتھ بھی اٹھایا

شباہت کی رگیں تن گئی---

دوسری بیوی کے آگے انہیں کوئی ہوش ہی نہیں تھا--

نہ میری صحت کا نہ مجتبیٰ کے اسکول کا

سارا پیسہ پتہ نہیں کہاں لگا رہے تھے

کچھ عرصے ٹھیک رہتے پھر اسی روش پہ آجاتے

اک دن دوسری بیوی کے کہنے میں آکر مجھے طلاق تھمادی

وہ بتاتے بتاتے رو پڑی

کہاں سوچا تھا ایسا نکلے گا

مہناز بھی رونے لگیں

کتنے دعوے ، وعدے کر کے لے کے گیا تھا تمہیں خبیث

وہ ذلفی کو گالیوں سے نواز رہیں تھیں

میں نے ہاتھ جوڑ کر عدت کے لیے بھیک مانگی ورنہ وہ تو گھر سے نکال رہے تھے

کتنی مشکل سے ندیم بھائی سے رابطہ کیا

وہ نہ آتے تو میں یہاں تک کیسے پہنچتی آپا؟

وہ برا وقت سوچ کر رو رہی تھی

میں مر گیا تھا کیا ؟

وہ چیخ کر بولا

مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہا ؟ وہ سارے حالات جاننے کے

بعد شدید دکھ میں تھا

مہناز اٹھ کر اسکے لیے پانی لینے گئیں

آپ نے مجھے کسی قابل نہیں سمجھا آئرہ ؟ وہ شکوہ کررہا تھا

"تم نیہا کے رہو بس" --

وہ اسے گھورنے لگی

"جیسا آپ کہیں آئرہ -- آپکی بات پہلے کبھی ٹالی ہے ؟

"وہ درد بھری مسکراہٹ لیے اسے جواب دے رہا تھا

آئرہ کا دل بجھ گیا

"تمھارے ہاتھ لگے ہیں سو اب کرو جو کرو

وگرنہ تم سے تو ہم سو غلام رکھتے ہیں"

کتنی بھاری قیمت ادا کررہا تھا وہ اسکے عشق کی۔۔

****

"مہناز اور اسکے جانے کے بعد مجتبیٰ کو سلا کر وہ برآمدے میں

آ کر بیٹھ گئی

پورا چاند تھا۔۔۔

موسم تبدیل ہورہا تھا خنکی بڑھ گئی تھی

سب کچھ پہلے جیسا ہوگیا تھا مگر شباہت۔۔۔

اسکے دل کو دھکا سا لگا

وہ کیا کرگئی تھی اسکے ساتھ؟

اس نے تصور میں اسے اور نیہا کو اک ساتھ دیکھا

کرب سے اس نے آنکھیں موند لیں

"اک بے مثال سرمایہ ، میں نے اپنے ہاتھ سے گنوایا"

وہ خالی ہاتھوں کو دیکھ کر مسکرا دی

"ایک دقت یہ ہے کہ پتہ نہیں چلتا کہ محبت ہوگئی ہے
دوسری یہ کہ جب انسان پاس ہوتا ہے تب نہیں ہوتی اسکے
دور جانے پر یہ احساس شدید ہوتا ہے کہ ہمیں اسکی کتنی
عادت ہے کس قدر ضرورت ہے"

مجتبیٰ کو اسکول بھیج کر وہ بے دلی سے کام نمٹانے لگی
پہلے والی خوشی ، جوش اس میں مفقود تھا

مہناز کی کال آئی تھی ، عاصمہ باجی بھی اس سے کال پر خیر خیریت لے لیتی تھیں،

اس رات کے بعد سے شباہت نہیں آیا تھا نہ اس نے کوئی بات کی

محلے والوں کو اسکی واپسی کا علم ہوچکا تھا اک دو خواتین اس سے مل کر جاچکی تھیں

حیدرآباد سے اسکی نند نے فون کر کے اسے ہی طعنے تشنے دیے تھے کہ یقیناً اس نے کوئی بدکرداری کی ہے تبھی ذلفی نے اسے چھوڑ دیا

کتنی عجیب بات ہے

سورہ طلاق میں اللہ نے مرد سے خطابت شروع کی ہے مگر

ہمارا معاشرہ عورت سے مخاطب ہوجاتا ہے 💔

سب کچھ اسے سہنا سننا پڑرہا تھا

وہ دل سے شباہت اور مہناز کی قائل تھی ممنون تھی ورنہ وہ

اکیلے اس معاشرے کا سامنا کیسے کرتی؟

گھر کا دوبارہ سے بس جانا اسے کوئی معجزہ ہی لگ رہا تھا

****

"وہ کافی دنوں بعد نیہا کے ساتھ باہر موجود تھا

دونوں کافی شاپ میں آئے تھے

سوری ، اس دن زیادہ غصہ کیا میں نے

وہ کال پر ہونے والی بدتمیزی کا ایکسکیوز دے رہی تھی

اٹس اوکے ۔۔۔ مگر آئرہ کے حوالے تمہیں سب پتہ ہے تو پلیز

آئندہ احتیاط کرنا

شباہت نے نرمی سے اسے ٹوک دیا

"لیکن میں آپکی بیوی ہوں ، اور وہ سگی خالہ نہیں -- تو بس انسیکیور ہوگئی ہوں کچھ

وہ کھل کر بولی تو شباہت مسکرا دیا

"عشق اور مشک واقعی چھپائے نہیں چھپتے"

وہ کتنا بھی ایکٹنگ کرتا بالآخر اسکے دل میں موجود آئرہ کے لیے جذبات کا طوفان باہر آ ہی جاتا تھا

"وہ ایسی نہیں ہیں ، بچوں کی طرح سمجھتی ہیں شروع سے مجھے"

شباہت نے اسے یقین دلایا

"میں انکی نہیں آپکی بات کررہی ہوں۔۔۔ "

نیہا کی بات پر وہ کچھ لمحوں کے لیے لاجواب ہوگیا

ہمارا نکاح ہوچکا ہے -- کافی نہیں ہے؟

وہ سنبھل کر بات بنا رہا تھا

ہمم---

وہ اسکی بات پر کافی کے مگ کو دیکھنے لگی

شباہت نے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیا

"اک یہ بھی حادثہ ہے مری زندگی کے ساتھ

میں ہوں کسی کے ساتھ مرا دل کسی کے ساتھ"

دونوں کے بیچ خاموشی چھا چکی تھی

****

"وہ گہری نیند میں تھا جب آئرہ کی کال اسکے موبائل پر آئی

ہیلو ؟

وہ پریشانی سے اٹھ کر بیٹھا

شباہت؟؟

اسکی آواز میں گھبراہٹ تھی

کیا ہوا ؟ بولیں

آپ ٹھیک ہیں؟

وہ فکرمند تھا

"اس طرف فائرنگ ہورہی ہے ، لائٹ کی بھی چلی گئی ہے

علاقے کی

میں نے دیکھا ہے جنریٹر میں پٹرول بھی ختم ہوچکا

مم مجھے ڈر لگ رہا بہت --

کافی شور آرہا ہے باہر سے

وہ رونے والی ہورہی تھی

"گیٹ بند رکھیں ، روم لاک کریں میں آرہا ہوں---"

وہ فوراً گاڑی کی چابی لے کر اور اپنا تھوڑا سامان لے کر اسکی طرف نکلا

اپنی نیندیں وہ صرف اسکے لیے قربان کرتا تھا ورنہ نیند کی دوستی نہیں تھی

وہ شوقین تھا کھانے اور سونے کا---

****

"آدھے گھنٹے بعد وہ اسکے پاس تھا

لائٹ تاحال بند تھی ، شاید آگے کوئی پولیس مقابلہ چل رہا تھا

وہ متبادل راستے سے آیا تھا

اس نے جنریٹر چلایا تو گھر روشن ہوگیا

وہ مجتبیٰ اور اسکے روم میں آچکا تھا

دونوں ہی ڈرے ہوئے تھے

"میں یہیں رہوں گا بس"

ایسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتا آپ دونوں کو

وہ کھڑے کھڑے فیصلہ سنا چکا تھا

آئرہ نے سر جھکا کر رضامندی دے دی

وہ اپنے روم کی طرف بڑھ گیا صبح اسے آفس جانا تھا

وہ یہیں سے جائیگا۔۔ کپڑے اس نے ساتھ لے لیے تھے

امی کو اس نے صبح اٹھ کر انفارم کرنا تھا

مجتبیٰ دوبارہ سوچکا تھا

آئرہ نے اسکے روم کا دروازہ ناک کیآ

آپکو اجازت کی ضرورت نہیں۔۔

آجائیں آئرہ

وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا

تھینک یو شباہت

وہ دروازے پر ہی ایستادہ تھی

جی -- اور کچھ ؟

وہ اسکے شکریہ پر تپ گیا

تم اتنا غصہ کیوں ہو مجھ سے ؟

وہ الجھ کر پوچھ رہی تھی

چائے بنا کر لے آئیں ، باتیں کرتے ہیں

میری نیند اڑ چکی ---

وہ مسکرا دیا

میری بھی --- وہ دھیمے سے مسکرا دی

چلیں ، اپنی پرانی جگہ بیٹھتے ہیں

وہ دوستانہ انداز میں کہہ کر بیڈ سے اٹھا

اسکا اشارہ ڈرائنگ روم کے کارپٹ کی طرف تھا وہ دونوں ہمیشہ وہاں پاؤں پھیلا کر بیٹھتے ، گھنٹوں باتیں کرتے تھے اتنے سالوں کی باتیں تھیں جو اسے کرنی تھیں آئرہ سے---

"جو زخم تم نے دیے مہرباں بہت کم ہیں
جو خواب ہم نے سمیٹے ، زیادہ لگتے ہیں

وہ پیار کرتی ہے لیکن کبھی کبھی اس کو
ہم اس کی عمر سے چھوٹے زیادہ لگتے ہیں"

ایسے کیا دیکھ رہے ہو ؟

وہ دونوں کے درمیان چائے کی ٹرے کو فاصلہ بنا کر بیٹھی تھی

"آپ بہت بدل گئیں ہیں"

وہ اسے مستقل دیکھ رہا تھا

شاید بجھ گئی ہوں ---

وہ فسردگی سے مسکرا دی

لائٹس پہنادوں آپکو ؟ وہ منہ پھاڑ کے ہنسا

تم باز آجاؤ ---

وہ اسی پرانے انداز میں مخاطب ہوئی اس کے بھی لب مسکرا رہے تھے

"میں نیہا کے ساتھ خوش نہیں ہوں آئرہ"

شباہت کے لہجے میں شدید تھکن تھی

یہ سب میری وجہ سے ہے ---

وہ اسکی بات سن کر مزید افسردہ ہوگئ

ہاں -- کیونکہ آپ کی وجہ سے کیا میں نے نکاح

میں نے تمھاری بھلائی سوچی تھی

"بندگی میں میرا بھلا نہ ہوا"

وہ شکوہ کناہ تھا

"میں چلی جاؤں گی تو سب ٹھیک ہوجائے گا"

شباہت اس کی بات سن کر ضبط سے سرخ ہوگیا

"آپ کہیں نہیں جائیں گی اب ، میں نبھا لوں گا مگر آپ ، کہیں نہیں جائیں گی بس"

وہ دکھ سے اسے دیکھنے لگی

نیہا کو میرے سانچے میں مت ڈھالو ، وہ اپنی جگہ اچھی لڑکی ہے

میں کیوں نہ ڈھالوں ؟ میں اس خاندان کا مرد ہوں میں اسے اپنے ہی خاندان کی عورتوں کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں مگر وہ بہت الگ ہے بدل بھی گئی ہے وہ -- وہ--
"وہ آپ جیسی نہیں ہے "

آئرہ نے اس کے دل کی بات کہی

ہاں ۔۔۔

وہ سر جھکا گیا

مجھے لگا تھا ۔۔ اور میں نے کوشش بھی کی کہ گزار لوں گا

نبھا لوں گا مگر

مجھ سے نہیں ہورہا آئرہ

وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کے بیٹھ گیا

"مگر تم نبھاؤ گے ، تم نے وعدہ کیا تھا"

وہ اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھی

"بہت ظالم ہیں آپ "

وہ افسوس سے اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"اپنا دل توڑنا آسان ہوتا ہے شباہت مگر گھر نہیں توڑے جاتے"

وہ مدھم انداز میں بولی

وہ اس کے جملے پر چونک گیا

تم آپا کو میسج چھوڑ کے سوجاؤ

میں ناشتے کے لیے اٹھوں گی اب

وہ جلدی سے چائے ختم کر کے کچن کی جانب بڑھی

وہ اس کی پشت کو غور سے دیکھ رہا تھا

****

"نشتر چبھے ہوئے تھے رگ جاں کے آس پاس

وہ چارہ گر تھا اور مجھے ڈر بھی اسی کا تھا"

آئرہ یہ بٹن ٹانک دیں آکر ---

وہ شرٹ ہاتھ میں لیے ایسے ہی گھر میں گھوم رہا تھا

مجتبیٰ اسکول جاچکا تھا وہ کچن میں اس کا ناشتہ تیار کررہی تھی

"سامنے دراز میں سوئی دھاگہ رکھا ہے ، خود ٹانک لو -- سیکھایا تھا نہ تم کو۔

وہ مصنوعی سا مصروف انداز اختیار کر گئی

صبح سے وہ اس سے کترا رہی تھی

"ٹھیک ہے میں ایسے ہی جارہا ہوں پھر"

وہ چڑ گیا اسکی بے اعتنائی سے

آ رہی ہوں ، تم انسان بن جاؤ اب

وہ غصے میں ہاتھ جھاڑتی ہوئی اس کی طرف آئی

شباہت نے فوراً شرٹ پہن لی

"اتار کر دو"--

وہ اس کی تیزی پر گھور کے رہ گئی

وہ پکڑے جانے پر بے ساختہ مسکرا دیا

یہ طے تھا کہ وہ اب اس کے قریب آنے سے بھی گھبرا رہی تھی

****

****

وہ آفس آ کر پورا وقت آئرہ کے بارے میں سوچ کر مسکراتا رہا

"اگر تو رسم تغافل سے عشق بڑھتا ہے

ہزار جاں سے اجازت ہے میری جان کرو"

کب تک بھاگیں گی مجھ سے آپ؟

وہ تصور میں اس سے مخاطب تھا

اس نے فون اٹھا کر نیہا کو ملنے کا میسج کیا

اگلا نمبر کال کے لیے اس نے ڈھونڈا۔۔

کافی نیچے اسے ندیم ماموں کا نمبر مل گیا تھا

بیل جارہی تھی۔۔۔

وہ اس کے آفس جانے کے بعد گم صم سی بیٹھی رہی

اسے خود اپنی کیفیات سمجھ نہیں آرہیں تھیں

پہلے سب ٹھیک تھا مگر اس کے اظہار کے بعد سے وہ چاہ کر

بھی اسکے قریب نہیں ہو پا رہی تھی اس کا ضمیر اسے ملامت

کرتا

وہ خود اسے نیہا سے شادی کا کہہ چکی تھی اب اگر وہ اس کی

قربت میں رہتی تو وہ اپنا گھر ، خراب کرسکتا تھا

اک طرف دل تھا جو اس کا قدردان ہوچکا تھا حامی ہوچکا تھا

اک طرف پوری دنیا تھی جو دونوں کے خلاف ہوسکتی تھی

وہ بے اختیار چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رو دی

یا معبود -- نکال دے اس گرداب سے کہ میری ہمتیں تمام

ہونے کو ہیں

تجھ سے کچھ نہیں چھپا ، میں تیری رضا میں راضی ہوں مجھے

ہمت دے اور شباہت کو صبر

اور جب اسے صبر آجائے تو اس وقت مجھے صبر دینا کہ اسے

کسی اور کے ساتھ گوارا کرلوں

وہ کافی دیر روتی رہی -- دل کچھ ہلکا ہوا تو گھڑی بارہ بجا رہی تھی

سارے کام یونہی پڑے تھے ، مجتبیٰ آنے والا تھا
اس نے فوراً کھچڑی بنانے کا سوچا اور کچن کی طرف چل دی

****

"شباہت کی کال کے بعد سے ندیم سر پکڑے بیٹھا تھا
جو کچھ اس نے کال پر کہا تھا اگر وہ سچ تھا تو ؟
اسے ابھی بھی اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا

آئرہ اسکی چھوٹی ، عزیز بہن یقیناً زندگی کے مشکل مراحل سے گزر رہی تھی مگر جو کچھ شباہت چاہ رہا تھا وہ کیسے ممکن تھا؟

اسے پہلی بار اپنے دبئی سیٹل ہونے پر افسوس ہوا

وہ دونوں بہنوں سے کتنی دور تھا قریب رہ کر معاملات زیادہ اچھے سے نمٹائے جاسکتے ہیں

شباہت کی کال شدید غیر متوقع تھی وہ جاب پر تھا مگر اسکی کال کے بعد فوری گھر آگیا تھا

ساری صورتحال عجیب تھی اس نے پاکستان جانے کا ارادہ کیا

****

"میں شام میں نیہا کی طرف جاؤں گا

ڈنر مت بنائیے گا میرا" ۔

شباہت کی طرف سے مختصر سا میسج تھا

صبح تک اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اور اب اچانک ؟

اس کے دل میں عجیب دھکڑ پکڑ ہورہی تھی

گھبراہٹ تو شام سے ہی تھی --

شاید میرا وہم ہو ، اس نے خود کو سمجھایا

مگر طوفان نزدیک آچکا تھا جو سب بہا کر لے جانے والا تھا

****

"کیا ؟ کب؟

وہ عاصمہ کے منہ سے بھائی کی آمد کا سن کر خوشی سے جھوم گئی

عاصمہ ، آئرہ کو کال پر ندیم بھائی کی پاکستان آمد کی خبر دے رہیں تھیں

بھائیوں سے بھی کیسی ڈھارس سی ہوتی ہے چاہے دور ہی کیوں نہ ہو اک سکون ہے اس لفظ میں کہ ہمارا بھی " بھائی ہے "

رونا تو اسے ویسے ہی شام سے آرہا تھا اب بھائی کے آنے کا سن کر آنسو خوشی میں تبدیل ہوگئے

"ہم پہ مشترکہ ہیں احسان غمِ الفت کے
اتنے احسان کہ گنواؤں تو گنوا نہ سکوں
ہم نے اس عشق میں کیا کھویا ہے کیا سیکھا ہے
جُز ترے اور کو سمجھاؤں تو سمجھا نہ سکوں"

نیہا اسکی بات پر شاکڈ تھی--

آپ کیا کہہ رہے ہیں شباہت ؟

"تم سے دوسری شادی کی اجازت مانگ رہا ہوں صاف لفظوں میں"

وہ اس کے آگے التجا کررہا تھا

"آپ مجھے چھوڑ رہے ہیں"؟

وہ دکھ سے بولی

"میں تمھیں نہیں چھوڑ رہا بس آئرہ کو اپنانے کی بات کررہا ہوں"

آپ نے مجھے چیٹ کیا؟ وہ چیخنے لگی

"چیٹ تب کرتا جب ان کے ساتھ حرام کاری کرتا ، میں عزت سے انھیں اپنانا چاہتا ہوں

میرا دین مجھے اجازت دیتا ہے کہ میں کسی بیوہ ، مطلقہ کو

سہارا دوں

اور شروعات گھر سے ہی ہونی چاہیے

وہ بہت ضبط سے اپنا کیس لڑ رہا تھا

پہلا اور بڑا مرحلہ نبھا ہی تھی اسکے بعد کے پڑاؤ آسان تھے

شک تو مجھے پہلے ہی تھا -- آج یقین بھی ہوگیا

آپکو مبارک ہو آپکی آئرہ

میں کسی بٹے ہوئے شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی

وہ یک دم کرسی چھوڑ کر اٹھی

تم اپنی جگہ ٹھیک ہو نیہا۔

اور تمہارا دل توڑ کر میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ فوراً معاف کردو

، مگر ہوسکے تو کردینا معاف

تمہارے ساتھ جو زیادتی کی ہے یقیناً اللہ مجھے سزا دے گا ،

میں آئرہ کے ساتھ کوئی آئیڈیل زندگی نہیں جیوں گا مگر مجھے

اتنا پتہ ہے کہ میں خوش انہی کے ساتھ رہوں گا

وہ سر جھکا کر اعتراف کررہا تھا

ایسا کیا ہے ان میں ؟ وہ حیران ھوئی

پتہ نہیں ، بس وہ میرا حصہ ہیں انکی قربت میں جو سکون ہے وہ آسودگی مجھے تمھارے ساتھ کبھی نہیں ملی ، بہت کوشش کے باوجود بھی

تو مجھ سے نکاح کیوں کیا ؟ وہ نخوت سے پوچھ رھی تھی اسکی انا پہ چوٹ لگی تھی وہ اک چونتیس سالہ عام سی عورت سے ہار گئی تھی

مجھے معاف کردینا ، تم سے اجازت لینا اخلاقی فرض تھا وگرنہ میں بنا بتائے بھی سب کرسکتا ہوں

وہ بالآخر روایتی مردانہ پن پر آگیا

میرے ماما ، پاپا کبھی نہیں مانیں گے وہ ویسے بھی میری ضد پر راضی ھوئے تھے ورنہ میرے کئی اچھے پرپوزلز آج بھی موجود ہیں

"تم ان پر غور کرسکتی ہو "

وہ اس کے لیے آسانی کرنے لگا

ڈو ہیل ود یو اینڈ یور آئرہ

گیٹ لاسٹ فرام ہئیر--

ایک کام کرنا ہیش ٹیگ #شائرہ کرلینا اپنے دوسرے نکاح میں

تھینکس -- کافی کری ایٹو آئیڈیا ہے

وہ اپنی مسکراہٹ نہیں روک سکا

"آئی ایم سوری ، مگر ہمارے بیچ سب ختم۔

میں ولن نہیں بننا چاہتی شباہت

وہ دکھی سی مسکرا دی

تم اچھا لڑکی ہو نیہا ، خرابی مجھ میں ہے

میں تمہیں نکاح کے بعد خوش نہیں رکھ سکا تم سے شادی

کرکے مزید زیادتی نہیں کرنا چاہتا تھا

اگر تم میرے فیصلے میں ساتھ دو تو وعدہ کرتا ہوں آئرہ کو اک

رات دوں گا تمھیں دو

مگر ان سے دور نہیں رہ پاؤں گا اب

وہ شکستہ لہجے میں بولا

"میں اک بار رو لوں گی ، مگر روز روز کا رونا برداشت نہیں کرسکتی شباہت

اٹس اوور --- ایم سوری

وہ اپنا فیصلہ دے کر نکل گئ

شباہت اسکے گھر کے ڈرائنگ روم میں اکیلا رہ گیا تھا

****

"وہ آئرہ کو بنا کچھ بتائے اپنے گھر چلا گیا

اسے ندیم کی آمد کی خبر امی سے گھر پہنچ کر ملی

"وہ کب تک ہیں ؟

اس نے انجان بن کر پوچھا جبکہ اسے سب معلوم تھا

دو ہفتوں کے لیے آیا ہے کل صبح جاؤں گی آئرہ کی طرف

وہ خوشی خوشی اپنا پروگرام بنا رہی تھیں

ٹھیک ہے -- آپ کل ہو آئیں

پھر آپ سے اور ابو سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں مجھے

وہ پراسرار لہجے میں بولا مگر مہناز نے دھیان نہیں دیا

****

"صبح ہی صبح اس دشمن جاں کا وائس نوٹ آچکا تھا

وہ جانتا تھا آئرہ بولے گی نہیں پھٹے گی

وہ ریکارڈنگ آن کرنے سے پہلے جی بھر کر ہنسا کیونکہ اسکے

طعنے ، لعنت ملامت سننے کے بعد اسے تادیر اداس بھی رہنا

تھا

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی ندیم بھائی سے اتنی گھٹیا باتیں کرنے کی ؟ تم کیوں میرے دشمن ہوگئے ہو ؟ کیوں مجھ پر زمین تنگ کررہے ہو ؟ خبردار جو تم نے نیہا کو چھوڑا

میں ندیم بھائی کو منع کرچکی ہوں میری طرف سے صاف انکار ہے

میں جارہی ہوں بھائی کے ساتھ دبئ"

دو منٹ کے وائس نوٹ میں اسکی آواز کی لرزش ، آنسو غصہ سب کچھ تھا

مگر اب شباہت کشتیاں جلا چکا تھا

"آپ کہیں نہیں جائیں گی اب ، پاتال میں بھی چلی جائیں

وہاں سے بھی نکال لاؤں گا آپکو

میں ساری دنیا سے جیت کر آپ سے نہیں ہاروں گا اب"

وہ اسے ریپلائی بھیج کر آفس کے بجائے امی کے ساتھ وہیں

جانے کا تہیہ کرچکا تھا

آر یا پار۔۔۔

****

"وہ مجتبیٰ کو اسکول بھیج کر بھائی کے لیے ناشتہ تیار کررہی
تھی جب شباہت کا وائس نوٹ آیا
اس نے سب کام چھوڑ کر جلدی سے اس کا میسج سنا
اسکی ڈھٹائی ، دھمکیاں سن کر وہ طیش میں آچکی تھی
وہ فیصلہ کرچکی تھی مگر تقدیر شباہت کے ساتھ تھی

****

"آئرہ کے گھر کے ڈرائنگ روم میں اس وقت تین نفوس

ششدر تھے

جبکہ آئرہ مجرموں کی سر جھکائے کھڑی تھی ، صرف شباہت

تھا جو پرسکون تھا

وہ آتے ہوئے اشفاق صاحب کو بھی ساتھ لایا تھا

وقت کم تھا اسے آئرہ کی طبیعت کا پتہ تھا کہیں وہ پھر کوئی

فیصلہ لے لیتی اور اس بار وہ تہی داماں نہیں رہنا چاہتا تھا

****

"یہ سب کیا ہے شباہت ؟

مہناز اور اشفاق ندیم کے آگے شرمندہ تھے

ندیم کو اعتراض نہیں تھا وہ شباہت کے حق میں ہوچکے تھے

آئرہ نے ماں بن کے پالا تھیں ۔

مہناز، آئرہ کی طرف ہوئیں

"زلیخا نے بھی یوسف کو بیٹا بنا کر پالا مگر بعد میں ان کے عشق میں بھی گرفتار ہوئیں ، صبر بھی کیا اور اللہ نے جزا بھی دے دی"

وہ سب سے بھاری دلیل لایا

نیہا کا کیا؟

آئرہ اس پر چلائی جس نے سب کے سامنے تماشا بنا دیا تھا وہ اس سے شدید خائف تھی

"میں نے اس سے اجازت لی اس نے نہیں دی اور مجھے چھوڑ دیا

کچھ دنوں میں اس کا وکیل خلع کے کاغذات بھجوا دے گا وہ آزاد ہوجائے گی

"اور کسی کو لے آئیں بیچ میں آپ ؟

وہ سیدھا اسکی سمت گیا

اصل ہدف تو وہی تھی سب کے ساتھ وہ خانہ پری کررہا تھا

یک دم سے وہ عمر کے کئی سال پھلانگ گیا تھا

اتنا بردبار ، سنجیدہ اسے مہناز اور اشفاق نے کبھی نہیں دیکھا تھا

مجتبیٰ بہت ڈسٹرب ہوجائے گا

وہ الجھ کر بولی

مجتبیٰ ؟ مجھ سے ڈسٹرب ہوگا ؟

شباہت اسکی بات پر استہزائیہ ہنسا

وہ جتنا میرے ساتھ کمفرٹبل ہوتا ہے اتنا تو اپنے سگے باپ کے ساتھ بھی نہیں رہا کبھی

اسے میں سنبھال لوں گا اتنے سال بھی میں نے ہی سنبھالا ہے

اور کوئی اعتراض؟

وہ اسے چیلنج کررہا تھا

لوگ کیا کہیں گے؟ وہ خوفزدہ ہورہی تھی

"سب کا سوچ لینا تم، سوائے میرے اور اپنے"

شباہت کی بات پر اس کا دل کٹ کے رہ گیا

تم آخر چاہتے کیا ہو؟؟

وہ اس کی ضد کے اگے ہار سی گئی

"میں ساری زندگی آپ کے ہاتھ کا پلاؤ کھانا چاہتا ہوں میں نے تین سال سے پلاؤ نہیں کھایا , آپ کے ساتھ مٹر چھلوانا چاہتا ہوں , اس گھر میں رہنا چاہتا ہوں اس مکان کو گھر

بنانا چاہتا ہوں آپ کا اور مجتبی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہتا ہوں "

اس کی معصومیت پر آئرہ سمیت سب مسکرا دیے

مہناز کو افسوس ہوا کہ وہ اپنے بیٹے کے دل کو نہ سمجھ سکیں کبھی

وہ آئرہ کے جانے کے بعد اتنا اداس کیوں تھا ؟ اصل وجہ اب انھیں سمجھ آئی تھی

"اشفاق بھائی ---

کل جمعہ ہے عصر کے بعد نکاح رکھ لیں

میں آئرہ کے سرپرست ہونے کی حیثیت سے شباہت کا رشتہ

قبول کرتا ہوں

اور آپ سے درخواست ہے کہ آپ میری بہن کو قبول کرلیں

ندیم نے آئرہ کے سارے اعتراضات مسترد کرکے اسے پسپا

کردیا

شباہت نے تھک کر صوفے پر خود کو گرایا

****

****

وہ کمرے میں سربسجود تھا -- آئرہ کے قدم دروازے پر ہی جم
گئے

کیا وہ اتنی معتبر تھی کہ کوئی مرد اسے پانے کے لیے اتنے
جتن کرے ، اپنا سب کچھ گنوا دے اسے حاصل کرنے کے
لیے

تین سالوں کی مایوسی ، دل شکنی کے بعد اب گھٹن بھری
زندگی میں تازہ ہوا کا جھونکا آیا تھا

مغرب کے بعد ندیم بھائی ، مہناز اور اشفاق کے گھر جاچکے تھے

مجتبیٰ بھی انکے ساتھ تھا

شباہت کی خواہش پر نکاح اسی گھر میں ہوا تھا اس نے برآمدے میں لائٹس لگوائیں تھیں

روم سجایا تھا ، اس کا بس چلتا تو وہ پورا شہر دلہن کی طرح سجا دیتا

اتنی ریاضت کے بعد ان کے رشتے کو ایک مضبوط اور معتبر نام مل گیا تھا

"اندر آئیں آئرہ---

وہ اسے دروازے میں کھڑا دیکھ کر مسکرا دیا

وہ سادہ سے سفید سوٹ پر لال کرن لگا دوپٹہ اوڑھے ، ہاتھوں میں پھول پہنے سج سج کر چلتی ہوئی اندر آگئ تھی

شباہت نے ہاتھ آگے بڑھایا تو وہ جھجک کر اپنا ہاتھ آگے کرگئ

اس نے نرمی سے آئرہ کا ہاتھ تھاما اور وہ دونوں بیڈ پر آمنے سامنے بیٹھ گئے

"وہ دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑے انگلیاں چٹخا رہی تھی

"آپ مجھے ابھی بھی میرا چاند کہہ سکتیں ہیں ویسے"

وہ اسکی شرم دیکھ کر مزید ستانے لگا

تم بہت برے ہو

وہ رونے لگی تھی شباہت کے دل کو کچھ ہوا

آئرہ ، میری جان---

وہ اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھ چکا تھا

اس اندازِ تخاطب پر وہ مزید سمٹ گئی

وہ اسے خود سے آٹھ سال چھوٹا نہیں بڑا محسوس ہوا

محبت اور وفا میں خود سے کہیں زیادہ آگے

کچھ کہنا چاہتا ہوں ، اجازت ہے ؟

اس نے آئرہ کا جھولتا ٹیکا اپنے ہاتھ سے سیٹ کرتے ہوئے

پوچھا

ہمم -- کہو

وہ بہت آہستہ سے بولی

میں نے اس طور سے چاہا تجھے اکثر جاناں

جیسے ماہتاب کو انت سمندر چاہے

جیسے سورج کی کرن سیپ کے دل میں اترے

جیسے خوشبو کو ہوا رنگ سے ہٹ کر چاہے

جیسے پتھر کے کلیجے سے کرن پھوٹتی ہے

جیسے غنچے کھلے موسم سے حنا مانگتے ہیں

جیسے خوابوں میں خیالوں کی کماں ٹوٹتی ہے

جیسے بارش کی دعا آبلہ پا مانگتے ہیں

میرا ہر خواب مرے سچ کی گواہی دے گا

وسعتِ دید نے تجھ سے تری خواہش کی ہے

میری سوچوں میں کبھی دیکھ سراپا اپنا

میں نے دنیا سے الگ تیری پرستش کی ہے

خواہشِ دید کا موسم کبھی ہلکا جو ہوا

نوچ ڈالی ہیں زمانوں کی نقابیں میں نے

تیری پلکوں پہ اترتی ہوئی صبحوں کے لئے

توڑ ڈالی ہیں ستاروں کی طنابیں میں نے

میں نے چاہا کہ ترے حسن کی گلنار فضا

میری غزلوں کی قطاروں سے دہکتی جائے

میں نے چاہا کہ مرے فن کے گلستاں کی بہار

تیری آنکھوں کے گلابوں سے مہکتی جائے

طے تو یہ تھا کہ سجاتا رہے لفظوں کے کنول

میرے خاموش خیالوں مین تکلم تیرا

رقص کرتا رہے، بھرتا رہے خوشبو کا خمار

اس نے خوبصورتی سے نظم کا سہارا لے کر اپنے جذبات آشکار کیے

وہ مسحور سی اسکے خوبصورت لبوں سے نکلی نظم کو سن رہی تھی---

"میں اب مزید اجازت نہیں مانگوں گا کسی چیز کی ، میرا حق

ہے اب

وہ نچلا لب شرارت سے دبائے اسکے ہاتھوں کو معنی خیز انداز

میں دبا گیا

حیا کے بوجھ سے آئرہ کی پلکیں جھک گئیں وہ گلنار چہرہ لیے

اس سے نظر چرا رہی تھی

شباہت نے آگے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما

"سارے دکھوں کا حل ہوا بوسہ جبین کا

بوسہ بھی اس حسین کا اس بہترین کا"

وہ اس کی ساری تھکن اتارنا چاہتا تھا

اس کا گھر اب مکمل ہوگیا تھا

ختم شد